پانچ ہزار سالہ قدیم طریق علاج دنیا بھر میں مقبول

ایپی تھراپی

حکیم قاضی ایم اے خالد

Smart Book For Mobile Devices

ایپی تھراپی

مصنف ومولف: حکیم قاضی ایم اے خالد

طبع اول: 12 جون 2023

الخالد ڈیجیٹل پبلی کیشنز

32 ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور پاکستان

فون 042-37428285 موبائل 03034125007

qazimakhalid@gmail.com

VISIT US: https://hakeemkhalid.fitness.blog

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نٓ وَالۡقَلَمِ وَ مَا یَسۡطُرُوۡنَ

درد ہی درد کا علاج

پانچ ہزار سالہ قدیم طریق علاج ''ایپی تھراپی''

دنیا بھر میں مقبول ہو رہا ہے

شہد کی مکھیاں درد کا درماں بھی بن سکتی ہیں۔۔۔

شہد کی مکھی کا ڈنک کھانا انتہائی اذیت ناک تجربہ ہے اور اگر خدانخواستہ ان مکھیوں کا غول حملہ کر دے تو اپنے شکار کو موت کے قریب بھی پہنچا سکتا ہے۔ اس طرح کے کئی واقعات وطن عزیز میں خاص طور پر معروف شخصیات کے جنازوں اور دیگر تقریبات

میں وقوع پذیر ہو چکے ہیں اب معلوم نہیں جان بوجھ کر شہد کی مکھیوں کے چھتوں کو چھیڑا گیا یا یہ اتفاق تھا معاملات جو بھی تھے شرکاء کئی دنوں تک بے حال رہے ظاہر ہے ایسے میں اس مخلوق سے دور رہنا ہی بہتر ہے لیکن جدید تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ شہد کی مکھیاں درد کا درماں بھی بن سکتی ہیں۔شہد کی مکھی کے ڈنک سے جو اذیت ناک درد پیدا ہوتا ہے اس میں ایک دوا پوشیدہ ہے جو گنٹھیا، ہڈیوں اور اعصاب کی کئی بیماریوں کیلئے شفا بخش علاج ہے۔

ایپس لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں شہد کی مکھی۔اسی لفظ سے بنا ہے ایپی تھراپی (APITHERPY) یعنی شہد کی مکھی کے ذریعے سے علاج کا طریقہ۔

ایپی تھراپی پر امریکہ میں ان دنوں زور و شور سے تجربات جاری ہیں جبکہ کچھ عرصہ قبل اسپین میں ایپی تھراپی کانفرنس منعقد ہوئی۔اس مقصد کے لیے آفیشل ٹیسٹ کئے گئے۔امریکہ میں مرکزی

اعصابی نظام کی بیماری ملٹی پل اسکلیر وسس کے پانچ لاکھ مریض موجود ہیں یہ بیماری مریض کو معذور بھی کر سکتی ہے۔ امریکن ایپی تھراپی ایسوسی ایشن کا دعویٰ ہے کہ شہد کی مکھی کے ڈنک سے علاج کرانے والے 1000 مریضوں کو اس علاج سے فائدہ پہنچا ہے۔ واشنگٹن کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے میڈیکل یونٹ کے ترجمان کا کہنا ہے ''ہمیں درجنوں لوگوں کے فون موصول ہوئے جو خود کو ان تجربات سے رضا کارانہ طور پر پیش کرنا چاہتے تھے۔ یہ طریقہ علاج نہایت تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے تاہم ابھی

تک اس کے حفاظتی اصولوں یا خوراکوں کی درکار مقدار کا تعین نہیں ہوسکا ہے جس پر تحقیق جاری ہے۔ اس حوالہ سے امریکن ایپی تھراپی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کیلیفورنیا امریکہ میں ایک اہم ایپی تھراپی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

شہد کی مکھی کے زہر سے علاج کے آزمائشی تجربات امریکہ میں حال ہی میں شروع ہوئے ہیں تاہم یہ طریقہ علاج چین کے طبیبوں میں گزشتہ پانچ ہزار سال سے رائج ہے جو گنٹھیا اور جوڑوں کی سوزش کے لیے اسے پشت در پشت استعمال کرتے آئے ہیں۔

شہد کی مکھی کے ڈنک کے علاج کے بارے میں پوری طرح قائل افراد میں مغربی لندن کے علاقے دیمبلے کا باسی ٹونی چیسٹر خصوصاً قابل ذکر ہے شہد کی مکھیاں پالنا 59 سالہ ٹونی کا مشغلہ تھا۔ اسے دونوں کولھوں اور ٹانگوں کے جوڑوں میں شدید سوزش کی شکایت تھی حتی کہ چند سال پہلے وہ ہلنے جلنے سے بھی معذور ہو گیا۔ ''میں کسی انتہائی ضعیف شخص کی طرح جسم کو جھٹکا دے کر قدم اٹھا پاتا

تھا۔ ’’ٹونی نے بتایا‘‘ پھر ایک شہد کی مکھی نے اتفاقاً میرے پاؤں کے اندرونی حصے پر کاٹ لیا میرا ٹخنا اور پاؤں خاصا حصہ سوج گیا تکلیف بھی خاصی ہوئی، لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ میرے جسم کے اس حصے کے جوڑوں کے درد میں واضح کمی ہوئی ہے۔ تجسس کے شکار ٹونی نے اس کے بعد جان بوجھ کر شہد کی مکھیوں سے اپنے بائیں ٹخنے، گھٹنے، کولھے اور کمر کے نچلے حصے پر کٹوایا۔ ’’یہ انتہائی اذیت ناک تجربہ تھا‘ ورم بھی تین چار دن رہا لیکن چند دن بعد میں نے یہی عمل اپنے جسم کے داہنے حصے پر بھی دہرایا اور یقین کیجئے کہ

اس نے معجزے کا سا کام کیا میرا جوڑوں کا درد مکمل طور پر ختم ہو گیا اور پھر دوبارہ نہیں ہوا۔ جتنا متحرک میں اب ہوں، زندگی میں پہلے کبھی نہیں رہا۔ اس دوران میں ورزش بھی کرتا رہا ہوں تاہم مجھے اس کے بعد جان بوجھ کر مکھیوں سے خود کو کٹوانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

ڈاکٹر جم ہگنز گزشتہ آٹھ سال سے ایپی تھراپی پر عمل پیرا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس طریقہ علاج سے کامیابی کا تناسب لگ بھگ سو فی صد ہے۔ وہ ملٹی پلاسکیر وسس، گنٹھیا، جوڑوں کی سوزش، اعصابی نظام کے مسائل اور ایگزیما وغیرہ کے 330 مریضوں کا علاج کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے "مکھی کا ڈنک بہ ذات خود کوئی علاج یا دوا نہیں ہے تاہم یہ بیرونی طور پر جسم میں انجکٹ ہونے کے بعد دفاعی نظام کو بیدار اور متحرک کر دیتا ہے، یہ آپ کے جسم کے دفاع کو بھرپور انداز میں رواں دواں کرتا ہے اور بیشتر افراد مکمل طور پر نہیں تو خاصی حد تک اپنے مسائل سے نجات حاصل

کرلیتے ہیں۔تاہم ڈاکٹر ہگنز کا کہنا ہے کہ باقاعدہ علاج شروع کرنے سے پہلے مریض کو آزمائشی طور پر ایک دو شہد کی مکھیوں سے کٹوانا ضروری ہے کیونکہ شہد کی مکھی کا زہر محدود ے چند بعض افراد کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ایسے حساس افراد کو شہد کی مکھی کے زہر سے شدید الرجی ہوسکتی ہے جس کا نتیجہ ہارٹ فیل ہونے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔تاہم ایسا ایک فیصد سے بھی کم ہونے کا احتمال ہے۔

امریکہ سمیت متعدد مما لک میں شہد کی مکھیوں کے ڈنگ سے

آرتھرائٹس اور فائبرو ملیگیا سمیت کئی بیماریوں کا علاج کیا جا رہا ہے کیونکہ ان امراض میں ایلو پیتھک طریق علاج بھی عاجز ہے ایپی تھراپی کے تحت بعض اوقات مریض کو ایک دن میں درجنوں مرتبہ ڈنگ مروایا جاتا ہے۔ لاس اینجلس کی رہائشی ایک خاتون کا کہنا ہے کہ اسے جوڑوں کا درد رہتا تھا اس نے ایک دن میں شہد کی مکھیوں سے 80 ڈنگ مروائے جس کے نتیجہ میں اس کا درد خاصی حد تک کم ہو گیا ہے۔

جنوبی کوریا کی یونیورسٹی میں کی گئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی مکھی کے ڈنگ سے سوجن بھی کم ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل یونان کی ایک یونیورسٹی میں چوہوں پر کی جانے والی تحقیق میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ شہد کی مکھیوں کے ڈنگ سے ان میں ہڈیوں کی بیماری بہت کم ہو گئی ہے۔

سال رواں تیونس میں شہد کی مکھی کا ڈنگ کئی بیماریوں کا مقبول ترین طریقہ علاج بن گیا ہے۔ تیونس میں جوڑوں کے درد، معدہ

کی سوزش، اپاہج پن اور آنتوں کی جلن سمیت متعدد بیماریوں کیلئے مکھی کا زہر تریاق ثابت ہو رہا ہے۔ تیونس کے طبی ماہرین کے مطابق شہد کی مکھی کے زہر میں 300 سے زائد جراثیم کش مواد پائے جاتے ہیں۔ تیونس کے مشہور معالج ڈاکٹر شطورو 5 ہزار مریضوں کا ایپی تھراپی سے علاج کر چکے ہیں۔

انیس سو بیس اور انیس سو تیس کی دہائیوں میں روس کے کچھ معالجوں نے جو تحقیق کی اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شہد کی مکھی کے زہر سے پیراتھائرائڈ گلینڈ کو کارٹیسول نامی ہارمون پیدا کرنے کی تحریک ملتی ہے۔ یہ ہارمون مانع ورم ہوتا ہے۔ بعض تحقیق کاروں

نے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ زہر اینڈ روفن پیدا کرتا ہے۔ یہ کیمیائی مادہ درد کو دور کرتا ہے۔

زمانہ قدیم سے مگسی معالج کے ذریعے سے متعدد بیماریوں کا علاج ایپی تھراپی سے ہوتا رہا ہے۔ جن میں گنج پن سے لے کر کتے کے کاٹے تک کا علاج شامل تھا۔

قدیم مصری باشندے شہد کی مکھی کے ڈنگ سے گنٹھیا کا علاج کرتے تھے۔ بعض یورپی ملکوں میں قرون وسطیٰ میں شہد کی مکھی کو جلا کر تیل میں اس کا محلول تیار کرتے تھے اور پھر اس کے لیپ سے جسم کے مختلف حصوں میں درد کا علاج کرتے تھے۔ یورپ میں ایسی مشہور ہستیاں بھی گزری ہیں جنھوں نے شہد کی مکھی کے زہر سے اپنے جوڑوں کے درد کا علاج کیا۔ شہد کی مکھی سے حاصل شدہ اشیا سے تیار کردہ بعض دوائیں بظاہر اپنی جراثیم کش اور شفا بخش خصوصیات کے لیے مشہور ہیں۔

ایپی تھراپی چین میں کم و بیش پانچ ہزار سال سے رائج ہے۔ وہاں

آکیوپنکچر کے ماہر بھی شہد کی مکھی کے زہر سے کام لیتے ہیں۔ جن جگہوں پر آکیوپنکچر کی جاتی ہے ان جگہوں پر یہ ماہر براہِ راست اس زہر کو لگاتے ہیں۔ اس سے بظاہر شفایابی کے عمل میں سرعت

پیدا ہوتی ہے۔ بعض سائنس دانوں نے یہ تجربہ بھی کیا کہ شہد کی مکھی کے زہر کو ٹیکے کی شکل میں جسم میں داخل کیا، لیکن یہ خاصا مشکل اور پیچیدہ عمل ہے، جو لوگ اس طریق علاج پر اعتقاد رکھتے ہیں ان میں سے اکثر کا کہنا ہے کہ مکھی کے جسم سے نکالا ہوا زہر وہ تاثیر نہیں رکھتا جو براہ راست اس کے جسم سے ڈنک کے ذریعے

سے انسانی جسم میں منتقل ہونے والے زہر میں ہوتی ہے۔

چین کے دارالحکومت بیجنگ میں قائم ایک کلینک کے ماہر وانگ مینگلِن کے مطابق ان کے پاس اب تک 27 ہزار افراد علاج کی غرض سے آچکے ہیں۔ مینگلِن نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ شہد کی مکھی سے ڈنگ لگوانا یقینی طور پر تکلیف دہ عمل ہے لیکن زیادہ تکلیف دہ امراض سے نجات کیلئے یہ بہت معمولی تکلیف ہے۔

ایپی تھراپی کے ماہر وانگ مینگلِن نے بتایا کہ وہ شہد کی مکھی کو پکڑ کر مریض کے بدن پر بیماری کے مقام پر رکھ کر مکھی کے سر کو زور سے اس وقت تک دبائے رکھتے ہیں جب تک وہ اپنا ڈنگ نکال کر زہر مریض کے بدن میں نہیں اتار دیتی۔ وانگ کے مطابق اس طریقہ علاج سے کینسر سے لے کر گنٹھیا تک کے درجنوں مریضوں کو شفا نصیب ہو چکی ہے۔ وانگ مینگلِن کے مطابق شہد کی مکھی کا ڈنگ خاص طور پر مفلوج شدہ نچلے دھڑ کے لیے بہت

مفید ہوتا ہے۔ وانگ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ شہد کی مکھی کا ڈنگ مدافعتی علاج کے طور پر بھی بہت اثر پذیر ہے۔

وطن عزیز میں بھی ایپی تھراپی کے متعدد معالجین موجود ہیں جو کہ شہد کی مکھی کے ڈنگ سے آرتھرائٹس، جوڑوں کے درد اور دیگر متعدد امراض کا کامیابی سے علاج کر رہے ہیں۔ غرضیکہ دنیا بھر میں ایپی تھراپی کئی پیچیدہ اور لاعلاج امراض خصوصاً پین مینجمنٹ کے حوالہ سے بے حد مقبول ہو رہا ہے۔ ☆☆

HAKEEM KHALID

03034125007
03334222129

hakeemkhalid.fitness.blog

Khalid Khandani Dawakhana,
32 Zaildar Road Ichhra Lahore.